سوال

(118)جب تیسرے مہینے میں حمل ساقط ہوجائے تواس کے نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ عورت جس کا حمل تیسرے مہینے میں ساقط ہوجائے تووہ نماز پڑھے گی یا نماز چھوڑدے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے ہاں مشہور یہ ہے کہ جب عورت کاتین مہینے کا حمل ساقط ہوجائے تووہ نماز نہیں پڑھے گی،اس لیے کہ جب عورت جنین کوساقط کردے جس میں انسانی تخلیق واضح ہوچکی ہوتواس سے جاری ہونے والاخون نفاس کاخون ہوگا جس میں وہ نمازادا نہیں کرے گی۔

علماء نے کہا ہے کہ اکیاسی دن میں جنین کی تخلیق کاظاہر ہونا ممکن ہے اوریہ اکیاسی دن تین مہینے سے کم مدت ہے،پس جب عورت کویقین ہوجائے کہ اس کا ساقط ہونے والا حمل تین ماہ کا ہے توجوخون آیاہے وہ حیض،یعنی نفاس کاخون ہوگااوراگراسی دن سے کم میں اسقاط حمل ہوجائے تواس کوجاری ہونے والاخون فاسدخون ہوگا،اس کی وجہ سے عورت نماز ترک نہیں کرے گی۔یہ سوال کرنے والی خاتون اپنے مسئلہ پرغورکرے،اگرجنین اسی دنوں سے پہلے ساقط ہوا تووہ اسکے بعد ترک کی ہوئی نمازوں کی قضاکرے،اوراگراس کویہ یاد نہیں کہ اس نے کتنی نمازیں چھوڑی ہیں تووہ اندازہ لگائے اورغوروفکرکرے توجتنی نمازوں کے ترک کا اس کوغالب گمان ہواتنی نمازیں وہ قضا کرے۔(فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 145

محدث فتویٰ